مدیر کے نام

سید لطف اللہ، کراچی

شہنشاہ اور قزاق کی کہانی (جون ۹۶) آپ نے خوب بیان کی ہے۔ آپ نے دنیا کا ہر کام صیہونی سازش کے تحت انجام پانے کے نظریے کو مسترد کر کے بڑا اچھا کیا ہے۔ امریکہ کے یہودیوں کے مٹھی میں ہونے کو بھی بڑے اہتمام سے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ نے درست موقف پیش کیا ہے کہ امریکہ دراصل اپنے ہی مفادات کے لیے کام کر رہا ہے، یہودیوں کے نہیں۔ ہماری قومی نفسیات بھی سازشوں کو اور دشمنوں کو ذمہ دار قرار دے کر خود پاؤں پسار لینے کی بن گئی ہے۔

سید ندیم احمد، سکھر

خطوط مودودیؒ کا مطالعہ (جون ۹۶) ہمیں سید مودودی کے دور میں واپس لے جاتا ہے اور ہم کچھ لمحات ان کے ساتھ گزارتے ہیں۔ اس خوش گوار تجربے کے لیے ہم پروفیسر خورشید احمد کے ممنون ہیں۔

محمد اسحق، کوئٹہ

معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان کی قسمت طالبان کے ہاتھ آگئی ہے (نئی امیدیں، نئے خطرات جون ۹۶)۔ معاہدہ پشاور کے موقع پر پاکستان اور ملت اسلامیہ کے مفادات سے غداری کی سزا اہل پاکستان اور افغانستان آج تک بھگت رہے ہیں اور ابھی آیندہ نسلیں بھی اس کی قیمت ادا کریں گی۔ دعا ہے کہ حکمت یار ربانی معاہدہ مستقبل کی بنیاد بن جائے۔

ڈاکٹر رشید احمد، نوشہرہ

امریکہ اور اسلامی تحریکات (مئی ۹۶) ہم سب کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔ اس میں تشدد کے حوالے سے اخوان المسلمون اور جماعت اسلامی پاکستان کا موازنہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حکومت نے جماعت پر ظلم و ستم مصری حکومت کی طرح نہیں کیا اس لیے جماعت نے تشدد کا راستہ اختیار نہیں کیا۔ جماعت اسلامی پاکستان کے متشدد نہ ہونے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ اس پر دور ابتلا نہیں آیا۔ جماعت کے بانی امیر سید مودودی کو یہ ابتلا تختہ دار تک لے گیا۔ مرکزی شوریٰ کے تمام ارکین نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ڈاکٹر نذیر شہید اور اللہ بخش شہید نے جام شہادت نوش فرمایا۔ جماعت کے متشدد اور انتہا پسند نہ ہونے کی

وجہ یہ ہے کہ داعی تحریک سید مودودی نے پرامن اور جمہوری طریق کار اپنانے کی ہدایت کی تھی۔ یہ بات جماعت کے دستور میں مرقوم ہے اور آج تک جماعت اس پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

سرفراز حسین، فیصل آباد

"کیا عدالتی فیصلہ ایک انقلاب کا نقیب بنے گا" (مئی ۹۶) میں آپ نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کو مستحسن قرار دیا ہے، جب کہ اس فیصلہ کی رو سے وفاقی شرعی عدالت جو پہلے ہی سپریم کورٹ سے کم تر درجے کی عدالت سمجھی جاتی تھی، اسے احترام کے لحاظ سے بھی اور قانونی طور پر بھی ہائی کورٹ سے بھی کم تر عدالت قرار دیا گیا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت کی تو پہلے بھی کوئی ایسی قدر و منزلت نہیں تھی مگر اس فیصلہ نے تو رہی سہی کسر بھی پوری کر دی ہے۔

اعزاز الرحمان ملک، بہاول نگر

آپ نے مارچ کے شمارے میں اسلام اور مغرب کے حوالے سے سلسلہ وار اظہار خیال کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ حالات حاضرہ (دہشت گردی، عدالتی فیصلہ) اشارات کا موضوع بن جاتے ہیں۔ ہم اس سلسلے کے منتظر ہیں۔

محمد طاہر ہاشمی، دھیرکوٹ آزاد کشمیر

اسلام کی پکار، اتحاد امت از مفتی محمد شفیع (جون ۹۶) بہت اچھی پیش رفت تھی۔ احیاے اسلام کے لیے دور حاضر کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ امت محمدیؐ کو مسلک کے جھگڑوں سے نکالا جائے جنھوں نے مسلمانوں کو نزع میں مبتلا کر دیا ہے۔ مسلمان باہمی افتراق و انتشار کی وجہ سے عالمی طاغوت کے سامنے بے بس ہیں۔ اگر یہی قوت ایک دفعہ پھر اکٹھی ہو جائے تو آج کے قیصر و کسریٰ کو ان کے تخت سے محروم کر سکتی ہے۔

یوسف حبیب، کراچی

آج امت مسلمہ کو آپ جیسے درد مند دانش وروں کی ضرورت ہے۔ جنوری تا جون ۹۶ کے اشارات ایک کورس کی طرح پڑھ کر راہ عمل اختیار کرنا چاہیے تاکہ اللہ کی نصرت آئے اور مسلمان غالب ہوں۔ آپ اور آپ کے رفقا جو کام کر رہے ہیں، اللہ اس کی جزا دے۔

محمد یونس جاوید، سکرنڈ

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مضامین میں آسان اور عام استعمال میں آنے والے الفاظ استعمال کیا کریں، ثقیل الفاظ کا استعمال نہ کریں۔ آپ کو ہمارے ملک کی تعلیمی حالت کا اندازہ ہے ہی، خصوصاً صوبہ سندھ کی حالت کا۔ ترجمان کو ایسا بنائیں کہ میٹرک پاس طالب علم بھی آسانی سے پڑھ اور سمجھ سکے۔